دُرودِ پاک لکھنے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک کی وضاحت

دارُالافتاءاہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: GRW-686 تاریخ: 04-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ درود پاک کے متعلق ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ: ”جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھتے وقت دُرود بھی لکھے، تو فرشتے اس وقت تک لکھنے والے کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔“

زید کا کہنا ہے کہ یہ روایت موضوع یعنی گھڑی ہوئی ہے، تو اس پر رہنمائی فرمائیے کہ کیا واقعی یہ روایت گھڑی ہوئی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ بالا روایت متعدد طُرُق واَسانید سے مروی ہے۔ اس وجہ سے اس کو موضوع قرار دینے کی محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے تردید فرمائی ہے۔ اب اس کی سند پر کیا حکم لگے گا، تو اس حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ:

عظیم محدث، حضرت علامہ مولانا ابو الحسن نور الدین علی بن سلطان محمد، المعروف ملا علی قاری علیہ الرحمۃ (متوفی 1014ھ) نے تو امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی سند کو سند حسن قرار دیا ہے۔

اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطی ،علامہ عراقی، علامہ کنانی، علامہ ابن امیر حاج حنفی، علامہ خفاجی علیہم الرحمۃ وغیرہ محدثین نے اس روایت کو صرف ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نے ساتھ میں یہ بھی وضاحت فرمائی ہے کہ فضائل اعمال میں اس جیسی روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علامہ ابن امیر حاج علیہ الرحمۃ نے بھی فضائل میں وارد ہونے کی وجہ سے اس کے قابل قبول ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

یہاں تک کہ عظیم محدث امام سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے محدثین کے فضائل میں فرمایا ہے کہ اگر صرف یہی ایک فضیلت ہوتی، تو ان کے لیے کافی تھی کہ یہ حدیث لکھتے وقت جب نام اقدس کے ساتھ درود پاک لکھتے ہیں، تو جب تک نام مبارک وہاں لکھا رہے گا، تو فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

شرف اصحاب الحدیث میں ہے: ”أخبرنا محمد بن علي بن الفتح، قال: حدثنا عمر بن إبراهيم المقرئ، قال: حدثنا أبو بكر عمر بن أحمد بن أبي معمر الصفار، قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن يحيى الحلواني، كذا كان في كتاب ابن الفتح، والصواب: أحمد بن يحيى، قال: سمعت أحمد بن يونس، يقول: سمعت سفيان الثوري، يقول: «لو لم يكن لصاحب الحديث فائدة إلا الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإنه يصلي عليه مادام في الكتاب»“

(شرف اصحاب الحديث، ص36، دار إحياء السنة النبوية، أنقره)

اس روایت کی اسنادی حیثیت:

شفا شریف میں ہے: ”(وقال عليه الصلاة والسلام من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر الله له مادام اسمي في ذلك الكتاب)“

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اپنی شرح شفا میں اس پر تحریر فرماتے ہیں:"رواہ الطبراني في الأوسط بسند حسن والخطيب في "شرف أصحاب الحديث" وأبو الشيخ في "الثواب" وغيرهم" ترجمہ: اس کو طبرانی نے "اوسط" میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے خطیب نے "شرف اصحاب الحدیث" میں اور ابو شیخ نے "الثواب" میں روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ محدثین نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

(شرح الشفاء لعلی القاری علی ھامش نسیم الریاض، ج03، ص467، مطبوعہ ملتان)

حضرت علامہ ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین عراقی علیہ الرحمۃ (متوفی 806ھ) اپنی کتاب" المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار، فی تخریج مافی الاحیاء من الاخبار" میں تحریر فرماتے ہیں:" حديث «من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له ما دام اسمي في ذلك الكتاب»الطبراني في الأوسط وأبو الشيخ في الثواب والمستغفري في الدعوات من حديث أبي هريرة بسند ضعيف"ترجمہ: اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابو شیخ نے "الثواب" میں اور المستغفری نے "الدعوات" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(المغنی عن حمل الاسفار، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی، ص265،266، دار طبریہ، ریاض)

التقریر والتحبیر علی تحریر الکمال بن الھمام میں ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد المعروف ابن امیر حاج حنفی علیہ الرحمۃ (متوفی 879ھ) تحریر فرماتے ہیں:" على أن الطبراني في الأوسط، وأبا الشيخ في الثواب وغيرهما رووا بسند فيه ضعف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال «من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة يستغفرون له ما دام اسمي في ذلك الكتاب»، وفي لفظ لبعضهم من كتب في كتابه صلى الله عليه وسلم لم تزل الملائكة تستغفر له مادام في كتابه، ومثل هذا مما يغتنم ولا يمنع منه

الضعف المذكور لكونه من أحاديث الفضائل ولم يضعف بالوضع "ترجمہ: مزید یہ کہ طبرانی نے اوسط میں اور ابو شیخ نے ثواب میں اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے اس روایت کو ایسی سند سے ذکر کیا ہے جس میں کمزوری ہے کہ "اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، توجب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے" اور بعض محدثین نے یوں لکھا ہے کہ: "جس نے اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم، لکھا توجب تک وہ اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

اور اس طرح کی جو روایت ہوتی ہے یہ غنیمت سمجھی جاتی ہے اور مذکورہ ضعف اس سے مانع نہیں ہے، کیونکہ یہ فضائل کی احادیث میں سے ہے اور وضع کی وجہ سے اسے ضعیف نہیں کہا گیا۔

(التقرير والتحبير، ج01، ص17، دار الكتب العلميه، بيروت)

تدریب الراوی میں علامہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (متوفی 911ھ) تحریر فرماتے ہیں: "وقد أوردوا في ذلك حديث: «من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له ما دام اسمي في ذلك الكتاب»، وهذا الحديث وإن كان ضعيفا فهو مما يحسن إيراده في هذا المعنى، ولا يلتفت إلى ذكر ابن الجوزي له في الموضوعات، فإن له طرقا تخرجه عن الوضع، وتقتضي أن له أصلا في الجملة، فأخرجه الطبراني من حديث أبي هريرة وأبو الشيخ الأصبهاني والديلمي من طريق أخرى عنه، وابن عدي من حديث أبي بكر الصديق، والأصبهاني في ترغيبه من حديث ابن عباس وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان" من حديث عائشة "ترجمہ: علما نے اس کے متعلق یہ حدیث ذکر کی کہ "جس نے کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، توجب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔" یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے،

لیکن اسے اس معنی میں ذکر کرنا اچھاہے اور ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا، اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس حدیث کے اور بھی طرق ہیں، جو اسے موضوع ہونے سے خارج کرتے اور تقاضا کرتے ہیں کہ فی الجملہ اس کی اصل ہے۔پس امام طبرانی نے اس حدیث کو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ذکر کیا اور ابو الشیخ اصبہانی اور دیلمی نے ایک دوسرے طریق سے انہیں سے اس کو ذکر کیا ہے اور ابن عدی نے بروایت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس روایت کو ذکر کیا ہے اور اصبہانی نے اپنی ترغیب میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اسے ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے تاریخ اصبہان میں بروایت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اسے ذکر کیا ہے۔

(تدریب الراوی، النوع الخامس والعشرون، ص319، المکتبة العصریه، بیروت)

تخریج احادیث احیاء علوم الدین میں ہے:"(قال صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی عليّ في كتاب لم تزل الملائكة يستغفرون له مادام اسمي في ذلك الكتاب) قال العراقي: رواه الطبراني في الأوسط وأبو الشيخ في الثواب والمستغفري في الدعوات من حديث أبي هريرة بسند ضعيف اهـ" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا، تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔"علامہ عراقی نے فرمایا: اس حدیث کو امام طبرانی نے "الاوسط" میں اور ابو الشیخ نے "الثواب" میں اور المستغفری نے "الدعوات" میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سندِ ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(تخریج احادیث احیاء علوم الدین، کتاب الاذکار و الدعوات، ج02، ص763، دار العاصمة، الریاض)

نسیم الریاض میں علامہ احمد شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ (متوفی 1069ھ) اس روایت کے تحت فرماتے ہیں:"وقال العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء: رووہ بسندفیہ

ضعف" ومثله يعمل به في فضائل الاعمال "ترجمہ: اور علامہ عراقی علیہ الرحمۃ نے تخریج احادیث الاحیاء میں فرمایا: محدثین نے اسے ایسی سند سے روایت کیا ہے، جس میں کمزوری ہے اور اس جیسی روایت پر فضائل اعمال میں عمل کیا جاتا ہے۔

(نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض، ج03، ص490، مطبوعہ ملتان)

موضوع قرار دینے والوں کا رد:

اور محدثین کرام نے اس کو موضوع کہنے والوں کا جواب بھی دیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے کہ:

جنہوں نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے، جیسے علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ ہیں، توانہوں نے اس روایت کی سند میں موجود درج ذیل تین راویوں کو کذاب قرار دے کر اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے:

(1) اسحاق بن وھب العلاف (2) یزید بن عیاض (3) بشر بن عبید الفارسی

(1) اسحاق بن وھب العلاف کے متعلق فرمایا کہ یہ ثقہ راوی ہے، بلکہ یہ تو امام بخاری علیہ الرحمۃ کے استاذ اوران کی صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں اور جنہوں نے ان کو کذاب قرار دیا ہے، ان کو اشتباہ ہوا ہے کہ اصل میں اسحاق بن وھب الطھرمسی کو محدثین نے کذاب قرار دیا ہے، راوی کا اور والد کا نام ایک ہے، لیکن نسبت میں اختلاف ہے، تو نام ایک ہونے کی وجہ سے ایک راوی کی جرح دوسرے کے متعلق ذکر کر دی گئی۔ "الھدایة والارشاد معرفة اھل الثقة والسداد" میں احمد بن محمد بن حسین ابونصر بخاری کلاباذی علیہ الرحمۃ (متوفی 398ھ) تحریر فرماتے ہیں: "إسحاق بن وهب العلاف الواسطي سمع عمربن يونس اليمامي روى عنه البخاري في البيوع "ترجمہ: اسحاق بن وھب علاف واسطی نے عمر بن یونس یمامی سے سماع

کیاہے اوران سے امام بخاری نے کتاب البیوع میں روایت لی ہے۔

(الهداية والارشاد فی معرفة اهل الثقة والسداد،ج01،ص79،دارالمعرفه،بیروت)

میزان الاعتدال میں ہے:"إسحاق بن وهب العلاف فواسطي ثقة" ترجمہ:اسحاق بن وھب علاف واسطی ثقہ ہیں۔ (میزان الاعتدال،ج01،ص359،دارالکتب العلمیه،بیروت)

(2)یزید بن عیاض، ضعیف راوی ہے، لیکن اس کی متابعت محمد بن عبدالرحمن ثقفی نے کررکھی ہے، جسے محمد بن عبداللہ بن قارب ثقفی بھی کہاجاتاہے۔ان کو علامہ ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر فرمایاہے۔اورامام بخاری علیہ الرحمۃ نے التاریخ الکبیر میں ان کو ذکر فرمایاہے، لیکن ان پر کوئی جرح نہیں فرمائی۔ اسی طرح امام ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل میں ان کا ذکر فرمایاہے، لیکن ان پر کوئی جرح نہیں فرمائی۔

التاریخ الکبیر للبخاری میں ہے:" محمد بن عبد الرحمن بن قارب، أبو العنبس، الثقفي، ويقال: محمدبن عبد الله بن قارب"

(التاريخ الكبير،ج01،ص148،دارالكتب العلميه،بيروت)

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ان پر کوئی تنقید نہیں فرمائی۔

الثقات لابن حبان میں ہے:"أبو العنبس اسمه محمد بن عبد الرحمن بن قارب الثقفي وقد قيل محمد بن عبد الله بن قارب يروي عن عبد الله بن عمرو روى عنه عبد الملك بن عمير وقد قيل أبو العبيدين۔"

(الثقات لابن حبان،ج05،ص372،حیدرآباد،دکن)

(3)اوربشر بن عبید۔ان کو علامہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر فرمایاہے۔

(الثقات لا بن حبان،ج08،ص141،مطبوعه حیدرآباد،دکن)

اور علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی (879ھ) علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "الثقات ممن لم یقع فی الکتب الستۃ" میں تحریر فرمایا ہے۔
(الثقات ممن لم یقع فی الکتب الستۃ، ج03، ص35، مطبوعہ یمن)
اور پھر یہ بھی ہے کہ ان کی متابعت عبداللہ بن محمد بن سنان نے کر رکھی ہے۔

موضوع ہونے کی تردید پر جزئیات:

"اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ" میں علامہ عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (متوفی 911ھ) تحریر فرماتے ہیں: "(الطبراني) في الأوسط حدثنا إسحاق بن وهب العلاف حدثنا بشر بن عبيد الفارسي حدثنا خازم بن بكر بن يزيد بن عياض عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له مادام اسمي في ذلك الكتاب، موضوع: إسحاق كذاب و كذا يزيد (قلت) معاذ الله إسحاق بن وهب العلاف ما هو بكذاب ولا ضعيف بل ثقة كما ذكره الذهبي في الميزان وإنما الكذاب إسحاق بن وهب الطهرمسي فالتبس على المؤلف ويزيد بن عياض روى له الترمذي وابن ماجه وهو ضعيف.

وقد أورد الذهبي الحديث في ترجمة بشر بن عبيد وقال هذا بشر كذبه الأزدي وقال ابن عدي منكر الحديث عن الأئمة وقال في اللسان: ذكره ابن حبان في الثقات وقد توبع إسحاق ويزيد وبشر" ترجمہ: طبرانی نے "الاوسط" میں روایت کیا کہ ہم سے اسحاق بن وہب العلاف نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بشر بن عبید الفارسی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے خازم بن بکر نے یزید بن عیاض کے حوالے

سے بیان کیا، انہوں نے اعرج کے حوالے سے بیان کیا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے" یہ حدیث موضوع ہے کہ اسحاق کذاب ہے، یونہی یزید بھی کذاب ہے۔ (علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: معاذ اللہ! اسحاق بن وہب العلاف کذاب و ضعیف نہیں، بلکہ وہ تو ثقہ ہیں، جیسا کہ ذہبی نے میزان میں ان کے متعلق ذکر کیا، اور کذاب تو بس اسحاق بن وہب طہرمسی ہے، پس مؤلف پر معاملہ مشتبہ ہو گیا اور یزید بن عیاض سے امام ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے اور امام ذہبی نے بشر بن عبید کے تعارف میں ایک حدیث ذکر کی اور فرمایا: اس بشر کی ازدی نے تکذیب کی ہے، اور ابن عدی نے فرمایا: ائمہ سے منکر الحدیث ہے اور لسان میں فرمایا: ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور اسحاق، یزید اور بشر کی متابعت کی گئی ہے۔

(اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة، کتاب العلم، ج01، ص 185، 186، دار الکتب العلمیة، بیروت)

"تنزیه الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنیعة الموضوعة" میں علامہ نورالدین، علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن ابن عراقی الکنانی علیہ الرحمۃ (متوفی 963ھ) تحریر فرماتے ہیں، (33) [حدیث]: "من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له ما دام اسمي في ذاك الكتاب" (طب) في الأوسط من حديث أبي هريرة وفيه إسحق بن وهب العلاف ويزيد بن عياض. (تعقب) بأنه التبس عليه

اسحق بن وهب العلاف باسحق بن وهب الطهرمسي والكذاب هو الطهرمسي لا العلاف، فإنه ثقة ليس بكذاب ولا ضعيف ويزيد ابن عياض أخرج له الترمذي وابن ماجه وهو ضعيف، والذهبي إنما أعلى الحديث ببشر ابن عبيد وقال: كذبه الأزدي. وقال ابن عدي: منكر الحديث، لكن قال الحافظ ابن حجر في اللسان: ذكره ابن حبان في الثقات، وقد تابع يزيد محمد بن عبد الرحمن الثقفي، أخرجه أبو الشيخ والديلمي، وتابع بشرا عبد الله بن محمد بن سنان، أخرجه النميري في الإعلام وابن سمعان فی تاريخه، وتابع إسحق محمد بن عبد الله بن حميد البصري، أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث، فالحديث ضعيف لا موضوع (قلت) وعلى تضعيفه اقتصر الحافظ العراقي الشافعي في تخريج الإحياء والله أعلم" ترجمہ: (حدیث) جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا، تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔" طبرانی نے اوسط میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اسے روایت کیا۔اس کی سند میں اسحاق بن وہب العلاف اور یزید بن عیاض ہیں۔(تعاقب کیا گیا ہے) کہ مؤلف پر اسحاق بن وہب العلاف کا معاملہ اسحاق بن وہب طہرمسی کی وجہ سے مشتبہ ہو گیا، اور کذاب طہرمسی ہے، نہ کہ علاف کہ وہ تو ثقہ ہیں، کذاب وضعیف نہیں۔اور یزید ابن عیاض سے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور وہ ضعیف ہے اور ذہبی نے صرف بشر ابن عبید کی وجہ سے اس روایت کو معلل قرار دیا ہے اور فرمایا: ازدی نے اس کی تکذیب کی ہے اور ابن عدی نے فرمایا کہ یہ منکر الحدیث ہے، لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان میں فرمایا: ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا۔اور یزید کی متابعت محمد بن عبد الرحمن ثقفی نے کی ہے، اس روایت

کوابو الشیخ اور دیلمی نے ذکر کیا ہے۔ اور بشر کی متابعت عبد اللہ بن محمد بن سنان نے کی ہے، اس روایت کو نمیری نے الاعلام میں اور ابن سمعان نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔ اور اسحاق کی متابعت محمد بن عبد اللہ بن حمید البصری نے کی ہے، اس روایت کو خطیب نے شرف اصحاب الحدیث میں ذکر کیا ہے۔ پس حدیث ضیف ہے، موضوع نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں: اس حدیث کو ضعیف قرار دینے پر ہی حافظ عراقی شافعی نے الاحیاء کی تخریج میں اکتفاء کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(تنزیه الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنیعة الموضوعة، کتاب العلم، الفصل الثانی، ج01، ص261،260، دار الکتب العلمیه، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقه الاسلامی

محمد عرفان مدنی

11 جمادی الآخری 1444ھ/04 جنوری 2023ء

الجواب صحیح

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے